Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

نمبر ۱۶۸	۲ رجب ۱۳۹۴ھ ۲۳ وفا ۱۳۵۳ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۷۴ء	جلد ۶۳/۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱ وفا بروز اتوار بوقت صبح ربوہ سے اسلام آباد تشریف لے گئے تھے۔ اسلام آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو ہر طرح صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور جس اہم مقصد کے پیش نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے اس میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

سب کچھ موقوف ہے فضل الٰہی پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحی کے دوران فرمایا:-

"غرض اسی نے ہمیں عدم سے وجود بخشا، وجود سے بقا۔ پھر عقل و فہم و ذکا۔ پھر اعضاء صحیحہ عطا کئے۔ پھر ہمیں توفیق دی کہ ہم مسلمان ہوئے (میں نے بڑے بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی اسلام سے متنفر دیکھے ہیں۔ جن کو میں نے عجیب عجیب طور سے قائل کیا ہے مگر اسلام کی توفیق نہیں ملی۔ پس توفیق بھی نعمت ہے جناب الٰہی سے) ہم نے دیکھا ہے بعض کو دین کا شوق نہیں۔ اور اگر ہے تو ذہن اس قابل نہیں۔ یا ذہن تو ہے مگر سامان نہیں۔ سامان تو ہے صحت نہیں۔ صحت تو ہے کوئی اور مشکل ہے۔ مثلاً دنیوی علائق کی وجہ سے فرصت نہیں۔ جو فرصت ہے تو پھر یہ دقت ہے کہ کتابیں سچی نہیں ملیں۔ بعض کو توفیق ملتی ہے مگر ارادے میں ثبات نہیں۔ آج نماز کا شوق چرایا ہے زندگی وقف کرنے پر تلے بیٹھے ہیں مگر تھوڑے دن بعد کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ قول بلا عمل کیا ہستی رکھتا ہے؟ غرض سب باتیں موقوف ہیں فضل الٰہی پر۔ جو ربوبیت کی صفت سے فیض لینے پر حاصل ہوتی ہیں۔"

(خطبات نور صفحہ ۹۷)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے حقیقی آدم تھے

آپؐ کے ذریعہ تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور کوئی شاخ انسانیت کی بے بار و بر نہ رہی

"یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلا شبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم ہو گئے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴)

نفلی روزہ

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ربوہ میں [illegible] ۲۹ وفا پیر کا دن نفلی روزہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام اہل ربوہ سے التماس ہے کہ وہ اس دن ضرور روزہ رکھیں اور اسلام کے غلبہ کے لئے دعائیں کریں۔ صدر صاحبان محلہ جات سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے احباب کو روزہ رکھنے کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر عمومی۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد دہلوی ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

اسلام کا انقلاب آفریں مژدہ جانفزا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا ہے اور اس کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اپنی اس نیک فطرت کی حفاظت کرتا رہے اور حفاظت کا طریق یہ بتایا ہے کہ وہ اپنی ساری توجہ دین کی طرف رکھے، اپنے اندر کوئی کجی نہ آنے دے۔ ہر دم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا رہے، اس کا تقویٰ اختیار کرے اور نمازوں کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ باقاعدگی سے ادا کرنے کو لازم پکڑے تاکہ فطرت کو مسخ کرنے والی برائیوں منکر اور فحشاء سے بچا رہے اور اسے ہمیشہ ہی نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فطرت انسانی کے پیدائشی طور پر نیک ہونے اور اس نیک فطرت کی حفاظت کرنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الروم آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:- پس تو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ تو اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر (اس فطرت کو اختیار کر) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ (پس اے قرآن کے مخاطب!) تو دینِ فطرت کو اختیار کر اور اس (یعنی خدا) کی طرف جھک اور اس کا تقویٰ اختیار کر۔ اور تم سب نماز کو اسکی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائشی طور پر نیک فطرت عطا کی ہے البتہ اسے اس امر کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ اپنی اس نیک فطرت کی پوری کوشش اور جد و جہد سے حفاظت کرے اور حفاظت سے مراد یہی ہے کہ وہ اسے مسخ ہونے سے بچائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنی توجہ دین کی طرف نہیں رکھے گا، خدا تعالیٰ کے حضور جھکا نہیں رہے گا، تقویٰ اختیار نہیں کریگا، نمازیں پوری شرائط کے ساتھ باقاعدگی سے ادا نہیں کریگا۔ اور شرک سے ہر طور مجتنب نہیں رہے گا تو وہ شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکے گا۔ نتیجۃً اُس کی فطرت پر درجہ بدرجہ شکوک و شبہات، الحاد و انکار اور سرکشی و بغاوت کے پردے پڑتے چلے جائیں گے اور وہ نیکیوں سے محروم ہو کر بدیوں میں ملوّث ہوتا چلا جائے گا۔

ان آیات میں قابل غور بات صرف فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ہی نہیں ہے بلکہ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ بھی کچھ کم قابلِ غور نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت بدل نہیں سکتی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بنیادی طور پر ہر انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اور یہ نیک فطرت برے اثرات کی وجہ سے بگڑ تو سکتی ہے یکسر تبدیل نہیں ہو سکتی یعنی شیطانی اثرات کے تحت انسان کی فطرت کتنی ہی کیوں نہ بگڑ جائے بنیادی طور پر اُس میں نیکی کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت پھر بھی موجود رہتی ہے۔ اس لئے نہ تو کسی شدید سے شدید مخالف کے متعلق بھی یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کبھی حق قبول کر ہی نہیں سکتا اور نہ کسی گنہگار کے متعلق یہ گمان کرنا چاہیئے کہ اس کی اصلاح ہو ہی نہیں سکتی۔ دونوں صورتوں میں ایک حقیقی مسلمان کے لئے مایوسی کی سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ مجاہدہ اور کوشش کے نتیجہ میں دبی ہوئی نیک فطرت کے اُبھر آنے کا امکان ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ اس لئے مومن کے لئے کسی حال میں بھی مایوسی کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو وہ تمام گناہ معاف کر کے انسان کو دوبارہ نیک بنا دیتا ہے، دیر صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان اُسکی جناب میں جھکے اور اُس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور بخشش طلب کرنے میں مداومت اختیار کرے۔ جب وہ استغفار کرتا اور سچی اور حقیقی توبہ کو اپنا شعار بناتا ہے تو اُس کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں اور وہ اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اُس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہوا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں، نفس ہم پر غالب ہے، ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اُسکی فطرت میں موجود ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۴)

یہ بتانے کے بعد کہ گناہوں کا خواہ کتنا ہی غلبہ کیوں نہ ہو انسان کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح سے ہرگز بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قرآنی صداقت کو کہ فطرتِ انسانی کو بنیادی طور پر پاک بنایا گیا ہے وہ بگڑ تو سکتی ہے بنیادی طور پر بدل نہیں سکتی ایک بڑی ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے، ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے پھر بھی اگر اُس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیوے گا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے۔ ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوّث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلّف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پانی بھی آخر میسّر آجاتا ہے۔ انسان کے لئے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے۔ اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جبکہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر رُوح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستّار ہے اُس نے رُوحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ رُوحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پالے گا اور رُوحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانونِ قدرت ہے ایسا ہی باطن میں بھی قانونِ قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے۔ جو تلاش کرے گا وہ ضرور پالے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اُس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۴، ۹۵)

الغرض یہ ایک انقلاب آفریں مژدہ جانفزا ہے جو اسلام نے رُوئے زمین کے انسانوں کو دیا ہے کہ ان کی فطرت بنیادی طور پر پاک بنائی گئی ہے۔ وہ گناہ میں ملوّث ہونے کے باعث بگڑ تو سکتی ہے بنیادی طور پر بدل نہیں سکتی۔ ہزار بگڑنے کے باوجود اُس کے اندر یہ قدرت اور صلاحیت بنیادی طور پر موجود ہوتی ہے کہ وہ گناہوں پر غالب آکر پھر اپنی اصل یعنی پاک حالت کی طرف عود کر آئے۔ اس کے لئے استغفار اور توبہ سے کام لینا ضروری ہے۔ جو بھی استغفار اور توبہ سے کام لے گا وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نیکوکار اور متقی اور پرہیزگار بن جائے گا۔ کیونکہ اس کا خدا وہ غفور و رحیم خدا ہے جس کی ایک بنیادی صفت یہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ (الزمر آیت ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور روحانی تاثیرات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نجم الہدیٰ میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیرات کا نہایت دلکش اور دل آویز نقشہ پیش کر کے بتایا ہے کہ کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کی تاثیر کے نتیجہ میں عرب کے وحشی اور درندہ صفت باشندے جو بت پرستی، شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے اور خون ریزی، چوری، دختر کشی اور بیگانہ حقوق دبا لینے وغیرہ بُرے افعال کو اپنا لینے میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو خدا کی رضا کی خاطر قربان کر دیا اور صدق و صفا کا بہترین نمونہ پیش کیا۔

آپ فرماتے ہیں:-

"اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے اور ہمارا نبی وہ نبی کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اُس کو غارت کر دیا اور اپنی سچائی میں اعلیٰ بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔ اُس نے قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے اور مُردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عمل اور معرفت کی روح نہ تھی اور خونریزی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے اور ان کو دانشمند اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچایا اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے اور پتھروں کو پوجا کرتے تھے اور خدائے واحد اور قیامت پر اُن کو ایمان نہ تھا اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے یہاں تک کہ مینہ کا برسانا اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بُت ہی ہے جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بُت مصیبتوں کے وقت اس کی مدد کرتا ہے اور قحطوں کے وقت اس کو کھانا دیتا ہے اور ہر ایک ان میں سے اُس پتھر کی طرف دوڑتا تھا اور اس کے آگے فریاد کرتا تھا اور اسی طرح انہوں نے درشتی کو چھوڑا۔ رات کو اپنا قیام گاہ بنایا اور اندھیرے سے پیار کر کے رات میں داخل ہوئے اور بتوں کے ساتھ وہ لوگ ایسے خوش ہوتے تھے جیسا کہ کوئی ایک مراد پا کر خوش ہوتا ہے جس کے قابو میں ناگہانی جنگلی شکار چڑھ جاتا ہے اور بغیر تیر مارنے کے پکڑا جاتا ہے اور ان کے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ اُن کے بُت تمام مرادیں اُن کو دے سکتے ہیں اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے۔ اور اس نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم ارواح اور اجسام کے متعلق ہیں ان بتوں کو دے رکھی ہیں اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر ان کو پہنا دی ہے۔ اور خدا عرش پر آرام کر رہا ہے۔ اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور اُن کے بُت اُن کی شفاعت کرتے اور دوزخ سے نجات دیتے ہیں اور خدا کا قرب ان کے ذریعہ سے میسر آتا ہے اور یہ سرگردان لوگوں کو اُن کے مقاصد تک پہنچاتے ہیں اور باوجود ان عقیدوں کے پھر بدکاریاں کرتے تھے اور ان کے ساتھ فخر کرتے تھے اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے اور خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے اور بچوں کو قتل کرتے اور خدا سے نہ ڈرتے اور کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ اور کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی۔ انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا اور انسانی خلقوں سے دور جا پڑے اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے یہاں تک کہ بیٹیوں اور بھائیوں کے گوشت پکا کے اور ہر ایک مردار کو بتمامتر حرص کھایا اور خون کو یوں پیا جیسا کہ دودھ پیا جاتا ہے اور بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گذر گئے اور جنگلی جانوروں کی طرح جو کچھ چاہا کیا اور ہمیشہ اُن کے دلیرانہ وحشی سے عورتوں کی بے عزتی کرنا اور اُن کے امراء کا شغل قمار بازی اور شراب اور بدی تھی اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور بیٹیوں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زناکاری اور نفسانی ہوا و ہوس کے پورا کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی کو انتہا تک پہنچا دیتے تھے اور وہ لوگ اپنی اولاد کو درویشی اور تنگ دستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا شرکاء میں سے ان کا کوئی داماد نہ ہو اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر اخلاق رذیلہ اور رذیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں یہاں تک کہ اُن میں ایک جماعت بد اصلوں اور ولد الحراموں کی ہو گئی تھی اور عورتیں زانیہ آشناؤں سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی ہو گئے تھے اور جو لوگ اُن کی راہ کے مخالف ہوتے تھے وہ نصیحت دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت خوف کرتے۔

غرض عرب کے لوگ ایک ایسی قوم تھے جن کو کبھی واعظوں کے وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی خصلتیں کیا چیز ہیں اور اُن میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں منصف ہو۔ پس اس زمانہ میں جبکہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور اُن کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکہ میں سے اُن کے لئے رسول پیدا کیا اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ پس انہوں نے انکار اور نافرمانی کی اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی اور ان کی ایذا پر صبر کیا اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبوں کی طرح ان کے پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اور رد شدہ انسان کی طرح مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوت نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ رات کو اُٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے اور خدا تعالیٰ سے اُن کی بینائی اور فضل اور رحمت چاہتے یہاں تک کہ دعائیں قبول ہو گئیں اور کستوری کی خوشبو پھیلی اور خوشبوئیں پے در پے پھیلنی شروع ہوئیں اور دلوں کے بدلنے والے کا حکم نازل ہوا اور اس ذات سے اُن کو قوت عطا ہوئی جو محبت کو عطا کرتا اور دانوں کو اُگاتا ہے۔ سو حکم الٰہی سے زمین بدلائی گئی اور آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھینچے گئے اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے نکل آیا اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جان فشانی کو پورا کیا اور اس طرح یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دیدی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے سو اسلام کے قبول کرنے سے اُن کو منور کر دیا اور اُن کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور اُن کی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا

اور ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا اور ان کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا۔ اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا اور جب انہوں نے حق کو دیکھ لیا۔ پس اپنی کوششوں کو ایمان کے چقماق میں سے آگ نکالنے میں کمال تک پہنچایا۔ اور اپنی جانوں کو اس لئے کہ تا یقین کی تلوار کے جوہر کو خوب غور اور تامل کے ساتھ دیکھیں آزمائش میں ڈالا۔ پس یہی وہ امر ہے جس نے ان کو بہادر کر دیا۔ اور ان کی کاروائی کو تیز کر دیا اور پھر ان کے ذکر کو بلند کیا۔ اور ان کا انجام بخیر کیا اور یہ وہی جوانمردی ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں ان کی فطرت کو محبوب بنایا اور اس کستوری کی خوشبو کی طرح جو پھیل جائے ان کی باطنی حقیقتوں کو دکھلایا۔ اور یہی سبب ان کے دل کی دلیری اور زبان کی صفائی اور ایمان کی قوت اور بلندیٔ معرفت کا ہے اور اسی سبب انہوں نے اپنی جانوں کو محبت میں جلایا۔ یہاں تک کہ ان کا کوئلہ راکھ کی طرح ہو گیا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں افروختہ ہو گیا۔ اور اس کی راہوں کے لئے خوب تیاری کی اور مصیبتیں ان کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو گئیں اور گرمی اور آگ کی تیزی کو انہوں نے بھلا دیا اور جو شخص اس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہ کو کیونکر چھوڑ دیا۔ اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولا کو جا ملے تو ایسا شخص یقینی سے جان لے گا کہ وہ تمام قوت قدسیہ محمدیہ کا اثر تھا وہ ہر دل جس کو خدا نے برگزیدہ کیا اور عنایات ازلیہ کے ساتھ اسی کی طرف توجہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو سوچا کر صحابہ زمین کے نیچے سے [illegible] پہنچ گئے اور آسمان کی بلندیوں تک پہنچائے گئے اور رحمت [illegible] برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چارپایوں کی مانند پایا کہ وہ کچھ بھی [illegible] اور پرہیزگاری میں سے کچھ نہیں جانتے تھے اور نیکی بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو انسانیت کے آداب سکھلائے۔ اور تمدن اور [illegible] کی راہوں پر مطلع کیا اور ان کے لئے پاکیزگی کے طریقوں اور دانتوں کو صاف کرنا، اور مسواک کرنا اور خلال بعد طعام چاشت و طعام شب کرنا اور بول کرکے ڈھیلے سے نہ اٹھنا بلکہ بقیہ قطرات کو نکالنا تا کپڑا ناپاک نہ ہو اور تمام تر صفائی سے استنجا کرنا اور معاشرت اور تمدن اور کھانے پینے اور لباس اور علاج اور پرہیز اور اصول رعایت صحت اور اسباب وبا سے پرہیز کے قوانین ظاہر فرمائے اور تمام صورتوں میں اعتدال کی وصیت فرمائی۔ پھر جب جسمانی آداب سے خوب تیار ہو گئے تو جسمانی پاکیوں سے منتقل کرکے اخلاق فاضلہ روحانیہ اور خصائل ایمانیہ کی طرف کھینچا تا ان کے ذریعہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو۔ پھر جب دیکھا کہ وہ لوگ نیک خصلتوں میں پختہ ہو گئے۔ اور اچھے خلقوں کے صادر کرنے کا ان کو ملکہ ہو گیا۔ پس ان کو قرب اور وصال کے سرادق کی طرف بلایا۔ اور معارف الٰہیہ ان کو سکھلائے۔ اور حضرت عزت اور جلال کی طرف سے باگیں پھیریں تا وہ قرب کے سب گاہوں سے محبت کا سبزہ چگیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کو مقام قرب اور صدق حال میسر آ دے۔

(نجم الہدیٰ صفحہ ۷)

لاکھوں مقدسوں کا تجربہ

حضرت امام الزمان اپنی تصنیف لطیف سرمہ چشم آریہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں..... جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے جب وہ بیاد چاہتے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳)

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی مرحوم کا ذکر خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ

انسانی زندگی کا ایک مقصد مقرر ہے جب کوئی شخص اپنی زندگی میں اس مقصد کو حاصل کرتے ہوئے اپنی طبعی عمر گزار کر اس دنیا سے انتقال کرتا ہے اور اپنے اچھے انجام کو حاصل کر لیتا ہے تو اسے شریعت کی اصطلاح میں کامیاب انسان قرار دیا جاتا ہے۔ اس دنیا کی ستر اسی سال کی زندگی ہی کل زندگی نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ زندگی تو اصل اور پائیدار زندگی کے لئے بطور تمہید کے ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

یہ دنیا اگلے جہان کے لئے کھیتی کے طور پر ہے۔ پس اس زندگی پر انسان کا معاملہ ختم نہیں ہو جاتا بلکہ درحقیقت اس زندگی کی موت کے ساتھ اصل زندگی کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس دروازے سے سب انسان بہرحال گذریں گے۔ کامیابی کے ساتھ وفات پانے والے انسان مستحق مبارک باد ہوتے ہیں۔

محترم جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی آف مری۔ ان اہل علم اور مخلص انسانوں میں سے تھے جو زندگی بھر اپنے مقصد کے مطابق جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۱۱ء میں احمدیت کو قبول کیا تھا گویا [illegible] برس احمدیت میں مجاہدانہ طور پر بسر کئے ہیں۔ ان کا عملی نمونہ نوجوانوں کے لئے اور اپنے شاگردوں کے لئے خاص طور پر مؤثر نمونہ تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تدریس میں گزارا ہے اور یہ [illegible] سال [illegible] مری میں رہے ہیں۔ مجھے انہیں قریب سے دیکھنے کا سب سے پہلے اس وقت موقعہ ملا۔ جب ۱۹۳۰ء میں میں کتاب "تفہیمات ربانیہ" کی تصنیف کے سلسلہ میں مری میں قیام پذیر تھا اور حضرت مولوی شیر علی صاحب ان دنوں مری میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید مکمل کرنے میں مصروف تھے۔ ہم دونوں محترم جناب خاکی صاحب کے مکان پر ایک کمرہ میں رہا کرتے تھے۔ ہمارے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی جناب خاکی صاحب کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ اس طرح ہم دن اور رات اکٹھے رہتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب اپنے کام میں مصروف رہتے تھے اور میں اپنے کام میں۔ جب وقفہ ہوتا تو خاکی صاحب تشریف لے آتے تھے اور بہت دلچسپ گفتگو ہوتی تھی۔ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ فارسی زبان میں انہیں خاص ملکہ تھا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہم دونوں صبح کی نماز کے بعد مری کی اوپر کی سڑک پر دو تین میل کی سیر ضرور کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی مغرب سے کچھ پہلے ہمارا سیر کرنے کا التزام تھا۔ جناب خاکی صاحب مرحوم لمبا اوقات ہمارے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب کی ایمان افروز صحبت اور روایات کے ساتھ ساتھ جناب خاکی صاحب کی دلچسپ گفتگو سیر کے مزے کو دوبالا کر دیتی تھی۔ تقریباً تین ماہ ہم اکٹھے رہے۔ اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تفہیمات ربانیہ کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔

بعد ازاں میرے دو عزیز بھائیوں کی شادیاں اسی گھرانہ میں ہوئیں جہاں پر جناب خاکی صاحب کی شادی ہوئی تھی۔ اس طرح سے جسمانی رشتہ داری کا پیوند بھی قائم ہو گیا۔ ریٹائر ہونے کے بعد خاکی صاحب مرحوم کی رہائش راولپنڈی میں تھی۔ اور مجھے جب کبھی راولپنڈی جانے کا اتفاق ہوتا تو جناب خاکی صاحب سے نہایت پرتپاک ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ اب آخری عمر میں وہ ربوہ میں ہی آ گئے تھے اور سیر کے لئے مختلف محلہ جات میں چکر لگایا کرتے تھے جب ان سے ملاقات ہوتی تو پرانی باتوں کا تذکرہ ضرور کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آپ موصی تھے اور آج جب کہ میں یہ سطور قلم بند کر رہا ہوں۔ وہ بہشتی مقبرہ میں زمرہ ابرار میں دفن ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔

آمین! اللہم آمین!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کی بدسلوکی

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری اپنی تصنیف "رحمۃ للعالمین" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کی بدسلوکیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"بسا اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کے اندھیرے میں آپ کے پاؤں زخمی ہو جائیں۔ گھر کے دروازے پر غلاظتیں پھینکی جاتیں تاکہ صحت و جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر فرمایا کرتے کہ فرزندانِ عبد مناف حق ہمسائیگی خوب ادا کرتے ہو۔

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا چشم دید بیان ہے کہ ایک روز نبی صلعم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنی چادر کو لپیٹ کر رسی بنایا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو چادر کو حضورؐ کی گردن میں ڈال دیا اور پیچ پر پیچ دینے شروع کئے۔ گردن مبارک بہت بھنچ گئی تھی تاہم حضورؐ اسی اطمینانِ قلب سے سجدہ میں پڑے ہوئے تھے، اتنے میں ابوبکر صدیق آئے، انہوں نے دھکے دے کر عقبہ کو ہٹایا اور زبان سے یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی:-

أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کیا تم ایک بزرگ آدمی کو مارتے ہو اور صرف اس جرم میں کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس اپنے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔

چند شریر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لپٹ گئے اور ان کو بہت زد و کوب کیا۔

ایک دوسری دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ قریش بھی صحن کعبہ میں جا بیٹھے۔ ابوجہل بولا کہ آج شہر میں فلاں جگہ اونٹ ذبح ہوا ہے اوجھڑی پڑی ہوئی ہے کوئی جائے اٹھا لائے اور اس (نبی صلعم) کے اوپر دھر دے۔ شقی عقبہ اٹھا، نجاست بھری اوجھڑی اٹھالایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو پشت مبارک پر رکھ دی۔ آنحضرتؐ تو رب العزت کی جانب متوجہ تھے کچھ خبر بھی نہ ہوئی۔ کفار ہنسی کے مارے لوٹے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے جاتے تھے۔ ابن مسعودؓ صحابی بھی موجود تھے۔ کافروں کا ہجوم دیکھ کر ان کا تو حوصلہ نہ پڑا مگر معصوم سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آگئیں انہوں نے باپ کی پشت سے اوجھڑی کو پرے پھینک دیا اور ان سنگ دلوں کو سخت سست بھی کہا۔"

(رحمۃ للعالمین صفحہ ۶۵ و ۶۶)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم کیلئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا امتحان سہ ماہی دوم بتاریخ ۲۶ و ۲۸ جولائی کو منعقد ہونا تھا۔ موجودہ حالات کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس مطلع رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائلپور۔ داخلہ بی ایڈ کلاس

امیدوار جنہوں نے بی اے / بی ایس سی سپلیمنٹری امتحان جولائی ۱۹۷۲ء میں پاس کر لیا ہے مورخہ ۸ر اگست ۱۹۷۲ء تا ۱۲ر اگست ۱۹۷۲ء اپنی درخواست برائے داخلہ بی ایڈ اور اصل سرٹیفکیٹوں و سندات کے ساتھ بذاتِ خود انٹرویو کے لئے پیش ہوں۔ درخواست فارم اور پراسپکٹس کالج آفس سے قیمتاً حاصل کریں۔ بذریعہ ڈاک 1.75 اور مقامی طور پر 0.95 قیمت مقرر ہے۔ مرد اور عورتیں درخواستیں بھیج سکتی ہیں۔ (پ ۲۱/۷۲)

پرنسپل

(ناظر تعلیم)

وصایا

:-(۴):-

مسل نمبر ۲۱۷۴۲

میں عزیز اللہ ولد عبد الکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ ۷ کنال زمین جھنگ صدر ۔/۳۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ زرعی زمین کی آمد ۔/۱۰۰ روپے سالانہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عزیز اللہ ولد عبد الشکور صاحب A.P.S جھنگ۔ فضل سٹریٹ لوہاراں بازار جھنگ صدر۔ گواہ شد:- علی محمد سیکرٹری مال وصیت نمبر ۱۲۸۲۶ جھنگ صدر۔ گواہ شد:- عبد الحلیم وصیت نمبر ۱۱۴۸۳ فضل سٹریٹ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۱۷۴۳

میں عائشہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۔/۵۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- عائشہ بیگم زوجہ عزیز اللہ صاحب ولد شکور احمد صاحب جھنگ صدر۔ فضل سٹریٹ۔ گواہ شد:- علی محمد سیکرٹری مال وصیت ۱۲۸۲۶ جھنگ صدر۔ گواہ شد:- عبد الحلیم وصیت نمبر ۱۱۴۸۳ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۱۷۴۴

میں صفیہ بیگم زوجہ محمد رفیق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرمپورہ۔ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی آٹھ ماشہ مالیت ۔/۳۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- صفیہ بیگم زوجہ محمد رفیق صاحب مکان ۱۰/۱ گلی ۱۱/۱ دھرم پورہ۔ لاہور۔ گواہ شد:- محمود احمد ولد محمد علی طاہر۔ گلی ۲۶/۱ مکان ۶/۱ الفنٹری روڈ۔ لاہور گواہ شد:- محمد رفیق ولد برکت علی صاحب مکان ۱/۱ گلی ۵/۱۔ دھرمپورہ۔ لاہور

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہ جون، جولائی بعض مجبوریوں کی وجہ سے بروقت شائع نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ ۲۷ر جولائی تک پوسٹ کر دیا جائے گا۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء پر ہر پہلو سے فضیلت عطا کی گئی ہے

حضرت موسیٰ کا تو صرف ہاتھ سفید دکھائی دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مجسم قرار دیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ انبیاء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دوسرا نشان جو فرعون کے دربار میں دکھایا گیا وہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ انہیں بالکل نورانی اور سفید دکھائی دیا۔ یہ نشان بھی بے شک بہت بڑا ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقدس اور ان کی اعلیٰ شان کو ظاہر کرتا ہے اور ان برکات پر روشنی ڈالتا ہے جن کا ان کے ہاتھ پر ظہور مقدر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہلو میں بھی ایک نمایاں فضیلت عطا فرمائی چنانچہ موسیٰ کا تو صرف ہاتھ سفید دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سر تا پا ایک نور مجسم قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمۡ بُرۡہَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ نُوۡرًا مُّبِیۡنًا ○ (نساء آیت ۱۷۵) یعنی اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک نہایت روشن نور نازل کیا ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ:-

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ○

(مائدہ آیت ۱۶)

تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔ پس موسیٰ کے تو صرف ایک ہاتھ سے نورانی شعاعیں نکلتی دکھائی دی تھیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سر تا پا نور کا ایک پیکر بنایا اور یہ فرق اس لئے تھا کہ موسیٰ نے صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کا کام سرانجام دینا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا۔ اسلئے موسیٰ کا تو صرف ایک ہاتھ نور کی شکل میں دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے سر سے پیر تک نور ہی نور قرار دے دیا۔

پھر موسیٰ کا ہاتھ بے شک نورانی دکھائی دیا مگر بہرحال وہ موسیٰ کا ہی ہاتھ تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا کہ:-

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ

(فتح آیت ۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری بیعت نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ پر تیرا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ بظاہر انہیں وہ ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے مگر حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح غزوہ بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکروں کی مٹھی پھینکی اور اس کے ساتھ ایک طوفانِ باد اٹھا جس نے کفار کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ تو اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (انفال آیت ۱۸) اے محمد رسول اللہ جب تو نے کفار کی طرف کنکر پھینکے تھے تو تو نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے پھینکے تھے۔ پس موسیٰ کا ہاتھ خواہ کسی قدر نورانی نظر آیا بہرحال وہ موسیٰ کا ہی ہاتھ تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دے دیا۔

پھر اگر ہاتھ کی سفیدی سے یہ اشارہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قوم کو روحانی لحاظ سے بڑی پاکیزگی عطا فرمائے گا اور وہ دین کے لئے بڑی قربانیاں کرنے والے ہوں گے تو اس پہلو کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نمایاں فضیلت عطا فرمائی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۱۹)

قبرص میں یونانی اور ترک فوجوں کے درمیان جنگ بند ہو گئی

"ہم نے قبرص میں اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہیں" ترک وزیراعظم

انقرہ/ایتھنز/لندن/نیویارک۔ ترکی اور یونان دونوں قبرص میں جنگ بند کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق شام سات بجے سے جزیرے میں فائر بندی کر دی گئی ہے اور سیاسی تصفیہ کے لئے تیاریاں جاری ہیں۔ انقرہ اور ایتھنز میں جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر ہنری کسنجر کے کہنے پر فائر بندی قبول کی گئی ہے۔ جنگ بندی کے اعلان کے ساتھ ہی ایتھنز سے ڈی۔پی۔آئی نے اطلاع دی ہے کہ یونان میں تھرڈ آرمی نے اقتدار پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں ایک بار پھر فوجی بغاوت ہو گئی ہے۔ تیسری فوج کے کمانڈر جنرل ڈیواس بغاوت کے قائد ہیں۔ اور انہوں نے شمالی یونان کے شہر لاریکاس میں نئی حکومت قائم کر دی ہے اور صدر کو برطرف کر دیا ہے۔ ترکی نے یونان میں فوجی بغاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یونان میں سیاسی قیادت کا فقدان ہے۔

دریں اثناء جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے ترکی کے وزیر اعظم مسٹر بلند ایجوت نے کہا ہم نے قبرص میں اپنے فوجی مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکی ایک امن پسند ملک ہے اور اقوام متحدہ کی جنگ بندی کی اپیل پر فائر بندی قبول کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا قبرص میں جو فوج اتاری گئی تھی اس نے اپنا فرض کامیابی سے ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا جنگ بندی کے نوٹس ہونے سے پہلے ہمیں مزید کامیابیوں کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا اب قبرص میں ترکوں کے حقوق پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا اور ہماری کامیابی سے ترکوں کو اقتصادی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔

خریدار صاحبان الفضل کے لئے ضروری اعلان

کاغذ کی ہوشربا گرانی اور اخباری صنعت کے دیگر مصارف میں اضافہ کی وجہ سے ملک کے تمام اخبار دو مرتبہ اپنی قیمت میں اضافہ کر چکے ہیں تاہم الفضل کی سابقہ قیمت ہی بحال چلی آرہی تھی جس کی وجہ سے الفضل عرصہ سے مالی لحاظ سے زیر بار چلا آرہا تھا۔ اب اخراجات حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے الفضل کی قیمت میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ لہذا بامر مجبوری ہمیں بھی قیمت میں اضافہ کا فیصلہ کرنا پڑا ہے چنانچہ آئندہ سے الفضل کا چندہ حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا

چندہ برائے ایک سال	۵۰ روپے
" چھ ماہ	۲۶ روپے
" تین ماہ	۱۴ روپے
" خطبہ نمبر ایک سال	۱۵ روپے
قیمت فی پرچہ	۲۵ پیسے
" خطبہ نمبر	۳۰ پیسے

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرمالیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندہ میں بھی اسی نسبت سے اضافہ شمار ہو گا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴